۷۸۶
۷۹۲
۳۱۳

فضائلِ غسل

پیر سیّد خضر حسین چشتی

ناشر :

مکتبہ چشتیہ رحیم یار خاں

زیر اہتمام :

شاہ چراغ اکیڈمی - منڈی بہاؤالدین

جملہ حقوق محفوظ ہیں!

نام کتاب ——— فضائل غسل
از قلم ——— پیر سیّد خضر حسین چشتی
ناشر ——— مکتبہ چشتیہ رحیم یار خاں
زیرِ نگرانی ——— صاحبزادہ سیّد قنبر حسین مُرتضیٰ
زیرِ اہتمام ——— صاحبزادہ کاشف حسین چشتی
ھدیہ ——— دس روپے
کتابت ——— حفیظ احمد خوشنویس

○

: مُلنے کا پتہ :

مکتبہ جمالِ کرم
سستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

شاہ چراغ اکیڈمی کچہری روڈ (متصل جامع غوثیہ) منڈی بہاؤالدین

مکتبہ چشتیہ (نزد دھوبی گھاٹ بر لبِ نہر) رحیم یار خاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اِبتدائیہ

اس دُنیائے بے ثبات کے اندر گزرنے والے لمحات انسانی قلوب میں کبھی کبھی بوجھل محسوس ہوتے ہیں ــــ اور طبیعت اس قدر مُضمحِل ہو جاتی ہے کہ کچھ سجھائی نہیں دیتا ــــ انسان لاغر، رنجیدہ اور مغموم دکھائی دیتا ہے ــــ اس کی چند وُجوہ ہیں جن کی بنا پر ہر طرف اُداسیوں کا راج ہوتا ہے ــــ اور کسی صورت بھی قلبی اطمینان میسّر نہیں ہوتا۔

اس کی بڑی وجہ خُدا کی عبادت سے لاپرواہی ــــ دین رسولؐ کے ضابطوں سے ناواقفیت ــــ اور ہر قسم کی پاکیزگی سے بغاوت کی حد تک دُوری ــــ قلب و نظر اور ذہن و زبان ناپاک ــــ دل و دماغ میں ظاہری سکون آگیں اَیاغ کی طلب ــــ اور جسم و لباس پر وافر مقدار میں جمی ہوئی میل کچیل ــــ یہی وہ اسباب ہیں جن سے انسان اس دنیا میں ہر طرح کی پریشانیوں کے گرداب میں پھنسا ہوا نظر آتا ہے۔

ان تمام اُمور کے پیشِ نظر "شاہ چراغ اکیڈمی" کے اراکین نے مختلف مسائل پر چھوٹی چھوٹی کتابیں شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے ــــ تاکہ بہت زیادہ ضروری اور بنیادی مسائل آسان ترین الفاظ میں مسلمانوں تک پہنچائے جائیں۔ جن سے ان کے ذہنوں میں نظریاتی پاکیزگی اور دین کے ساتھ وابستگی

کا جذبہ پیدا ہو۔

زیرِ نظر رسالہ "فضائلِ غسل" اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے — اس میں غسل کے بارے قرآنی حکم — فضائلِ غسل — طریقۂ غسل — اور غسل — فرائض — سُنتیں — اقسام — اور آداب کے عنوانات کے تحت کچھ مسائل بیان کئے گئے ہیں — جن سے عوام کی اکثریت ناواقف — اور اپنے جسموں کی طہارت کے شرعی طریقوں سے نابلد ہے۔

انسان کی جبلت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اپنے جسم و لباس کو پاک و صاف رکھے — اور قلب و نظر کو پاکیزہ رکھے — ناپاک ارادوں اور گندی عادات سے باز رہے — اور ہمہ وقت طہارت کا اہتمام کرتا رہے' اور اپنے پیارے رسولؐ کے اُسوۂ حسنہ کو اپنانے میں ہمہ وقت مصروف رہے — انشاء اللہ زندگی آسان ہو جائے گی — دُنیا کی ٹھوکروں اور جھمیلوں سے آزاد ہو جائے گا۔

جو انسان اپنے بدن کو پاک نہ رکھ سکے — وہ اپنے افکار کو کس طرح مصفّا رکھ سکتا ہے۔

آؤ! دُعا کریں — کہ ربّ العٰلمین بحرمتِ رحمۃٌ للعٰلمین ہم سب کو ظاہری اور باطنی پاکیزگی کی دولت سے بہرہ یاب فرمائے اور اپنی بے حساب رحمت سے نوازے۔ آمین بحرمتِ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

العبد — خضر حسین چشتی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

غسل کے بارے قرآنی حکم

پاک رکھ اپنے خیالوں کے جہاں کو پاک رکھ
تن بدن کو جان کو اپنی زباں کو پاک رکھ

اللہ رب العزت جَلّ جَلالُہٗ نے اپنے پیارے حبیبؐ کی امت کے لئے طہارت و پاکیزگی کو لازمی قرار دیا ہے — اور اُمت کو صاف ستھرا رہنے کا حکم فرمایا، نفاست و نظافت کو اپنانے کی طرف بار بار اشارہ فرمایا۔

اے ایمان والو!

ارشادِ خداوندی ہے۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَقۡرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنۡتُمۡ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعۡلَمُوۡا مَا تَقُوۡلُوۡنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىۡ سَبِيۡلٍ حَتّٰى تَغۡتَسِلُوۡا

(پارہ ۵ سورۂ نساء آیت ۴۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ قریب جاؤ نماز کے جبکہ تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ تم سمجھنے لگو جو (زباں سے) کہتے ہو، اور نہ جنابت کی حالت میں، مگر یہ کہ تم سفر کر رہے ہو، یہاں تک کہ تم غسل کر لو۔

شانِ نزول: اس آیت کی شانِ نزول یہ ہے — حضرت عبدالرحمٰن بن

عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جماعتِ صحابہؓ کی دعوت کی اس میں کھانے کے بعد شراب پیش کی گئی — بعضوں نے پی — کیونکہ اس وقت تک شراب حرام نہ ہوئی تھی — پھر مغرب کی نماز پڑھی اور امام نے سورۂ کافرون (قُلْ یَاۤاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ الآیہ) پڑھی اور نشہ کی حالت — اَعْبُدُ — اور — اَنْتُمْ — سے پہلے دونوں جگہ حرف — لَا — ترک کر گئے اور نشہ کی حالت میں خبر نہ ہوئی اور معنیٰ فاسد ہو گئے — اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع کر دیا گیا — اس کے بعد شراب بالکل حرام کر دی گئی۔ (تفسیر خزائن العرفان)

- اور ساتھ ہی جنابت کی حالت میں نماز پڑھنے اور مسجد میں داخل ہونے سے منع فرمایا — مگر سفر اور پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم کر کے مسجد سے گزرنے اور نماز ادا کرنے کی اجازت دے دی۔

دوسری آیت:

خدا تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے اے ایمان والو!

— وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا۔ —

(پ ۶ س مائدہ آیت ۶)

ترجمہ: اور اگر ہو تم جنبی تو (سارا بدن) پاک کر لو!

جنبی: بیوی سے صحبت کرنے سے — یا حالتِ نیند میں انزال ہو جانے سے انسان جنبی ہو جاتا ہے — جس سے غسل فرض ہو جاتا ہے — آیت میں حکم ہے کہ اگر تم جنبی ہو جاؤ تو فوراً اپنا جسم پاک کر لو

جُنُب کا معنٰی: — جُنُب — وہ شخص، جس کو جنابت ہو گئی ہو — عورت ہو یا مرد — اس میں واحد اور جمع برابر ہے — یعنی اس لفظ کا جمع پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔

جنابت: — قاموس میں — جنابت — کا معنٰی، مادۂ تولید لکھا ہے —

- — حنفیوں کے نزدیک جنابت کا معنٰی ہے — مادۂ تولید کا شہوت کے ساتھ خارج ہونا —
- — مُنجد میں — جنابت کا معنٰی ناپاک ہونا ہے — صَارَ جُنُبًا — ناپاک ہو گیا۔
- جنابت: کے لغوی معنوں میں سے یہ بھی ہیں — دُور ہونا — ہٹانا — دفع کرنا — اَلْجَنَبُ — اَلْقُرْبُ[1] — قریب ہونا —

دو ایسی ہستیاں جو پلید نہیں ہوتیں: خیال رہے کہ امرِ جنابت سے صرف دو ایسی ہستیاں ہیں۔ جن کے بدن شریف ناپاک نہیں ہوتے — اور اُن دونوں پاک باز شخصیات سے نجاست اور ہر قسم کی گندگی کو دور رکھا گیا اور طہارت کو ان کے ہر رگ و ریشہ سے قریب تر کر دیا گیا۔

وہ دونوں ہستیاں ہیں — محمدِ مصطفٰے — علیِ مرتضٰی (علیہما السلام)

حدیث نمبر ۱: حدیث شریف میں ہے — حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے

---

[1]: لسان العرب ج اوّل ص ۲۷۵ ؛

مروی ہے ـــ کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔

یَا عَلِیُّ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَّجْنُبُ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرِیْ وَغَیْرُکَ	اے علی میرے اور تیرے سوا کسی کیلئے جائز نہیں کہ وہ اس مسجد میں جنبی (حالت میں) داخل ہو۔
(جامع ترمذی شریف ج ۲ ص ۲۱۴)	

● جناب علی بن منذر کا بیان ہے ـــ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمانِ عالی شان کا مطلب یہ ہے ـــ کہ اے علی میرے اور تمہارے سوا کسی کے لئے حلال نہیں کہ وہ حالتِ جنابت میں مسجد سے گزرے۔

برادرانِ اسلام! ـــ میرے ذاتی تجربہ میں یہ بات آئی ہے کہ جہاں فضیلتِ علیؑ کی بات آجائے ـــ مذہب کے ٹھیکیداروں کی دنیا میں بھونچال آجاتا ہے ـــ اور ایسا شور اٹھتا ہے جیسے ہنگامۂ محشر بپا ہو ـــ چونکہ مندرجہ بالا حدیث شریف میں علیؑ کا نام بھی آگیا ہے ـــ اسلئے ایک اور حدیث شریف لکھتے ہیں، تاکہ خوارج ونواصب نیز طبیعتوں میں تھوڑی دیر کے لئے ٹھہراؤ پیدا ہو جائے۔

حدیث نمبر ۲ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات ہوئی ـــ اس وقت میں حالتِ جنابت میں تھا ـــ سرکار علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور ساتھ چلے ـــ پھر ایک طرف بیٹھ گئے، تو میں خاموشی کے ساتھ وہاں سے اٹھا ـــ اور غسل کرکے واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ـــ تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا ـــ اے ابوہریرہؓ کہاں گئے تھے؟ ـــ تو میں نے ساری بات بتادی ـــ اس وقت آپ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَایَنْجَسُ ؎ — سبحان اللہ بیشک مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

حضراتِ گرامی! ــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان پر غور فرمائیں سُبْحَانَ اللّٰہ ــــ پاک ہے اللہ تعالیٰ ــــ اور بے شک مومن ناپاک نہیں ہوتا مومن ناپاک نہیں ہوتا ــــ اور علیؓ ــــ یَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ (مومنوں کے سردار ہیں) ــــ اور تمام مومنوں کے مولا ہیں ــــ بات دور نکل گئی۔ بات ہو رہی تھی غسل کی۔

غسل کب فرض ہوتا ہے؟ : بعض علماء نے ــ "جن میں جناب داؤد ظاہری ــ پیش پیش ہیں" ــ اہلِ اسلام کو ان مسائل میں الجھانے کی ناروا کوشش کی ہے ــ اسلئے یہاں یہ بتانا ضروری ہے ــ کہ آدمی پر غسل کب فرض ہوتا ہے۔

حدیث نمبر ۳ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا جَلَسَ بَیْنَ شُعَبِہَا الْاَرْبَعِ — جب مرد عورت کے چاروں شاخوں

؎ : مشکوٰۃ شریف ص ۴۹ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان (بَابُ مُخَالَطَۃِ الْجُنُبِ وَمَا یُبَاحُ لَہٗ) ؛

ثُمَّ جَهَدَ بِهَا وَجَبَ الْغُسْلُ — کے درمیان بیٹھ گیا اور اس کو مشقت میں ڈال دیا تو غسل واجب ہو گیا۔ (تفسیر مظہری ج ۲ ص ۱۱۳ بحوالہ بخاری، مسلم)

دونوں شاخوں سے مراد ـــ دونوں ہاتھ پاؤں ہیں۔

حدیث نمبر ۴: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا قَعَدَ بَیْنَ الشُّعَبِ الْاَرْبَعِ وَاُلْزِقَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ [۱] — جب مرد چاروں شاخوں (چار اطراف) کے درمیان بیٹھ گیا اور شرمگاہوں کے منہ مل گئے تو غسل واجب ہو گیا۔

ان دونوں حدیثوں کا مطلب واضح ہے ـــ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مادہ تولید کے خارج ہونے پر غسل واجب ہوتا ہے ـــ وہ حضرات جن احادیث کو بطورِ دلیل پیش کرتے ہیں ـــ وہ تمام احادیث و روایات منسوخ ہیں۔

● حضرت اُبیّ بن کعب فرماتے ہیں ـــ کہ شروع اسلام میں اس اَمر کی (مادہ تولید کے خارج نہ ہونے کی صورت) اجازت تھی۔

ثُمَّ اُمِرْنَا بِالْاِغْتِسَالِ بَعْدَ [۲] — پھر ہمیں غسل کرنے کا حکم دے دیا گیا

ناپاک جسم والوں کیلئے: یہ بات ذہن میں رہے ـــ کہ جنبی ـــ مرد

---

[۱]: تفسیر مظہری ج ۲ ص ۱۱۴ بحوالہ مسلم و ترمذی [۲]: ایضاً

ہو یا عورت — حیض و نفاس والی عورتیں — نہ مسجد میں جائیں — نہ قرآنِ مجید کی تلاوت کریں نہ اُسے ہاتھ لگائیں — نہ طواف کریں — اور نہ نماز پڑھیں۔
حدیث شریف میں ہے۔

حدیث نمبر ۵ : سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لَا تَقْرَأُ الْحَيْضُ وَالْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ [۱]

حیض والی عورت اور جُنبی قرآنِ مجید کا کوئی حصّہ بھی تلاوت نہ کریں۔

حدیث نمبر ۶ : حضور علیہ السلام کا ارشادِ پاک ہے — کہ مسجد کی طرف کھُلنے والے دروازوں کو بند کر کے دوسری طرف کر لو۔

فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ [۲]

بے شک میں حلال نہیں کرتا حیض والی عورت اور جُنبی کا مسجد میں داخلہ۔

دُوری : — عارف کامل حضرت علامہ شیخ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان میں لکھتے ہیں۔

اَصْلُ الْجَنَابَةِ الْبُعْدُ

اصل میں جنابت دُوری کو کہتے ہیں۔

چونکہ جُنبی کو تلاوتِ قرآن — نماز اور مسجد سے دُور رکھا جاتا ہے — اس لئے وُہ — جُنُب — کے نام سے موسوم ہُوا۔

● — جُنُب — کا ایک معنیٰ ناپاک بھی ہے — ناپاکی اور گندگی — اللہ کریم

[۱] : تفسیر مظہری ج ۲ ص ۱۱۶ [۲] : ایضاً ج اوّل ص ۲۷۹ ؛

کو ناپسند ہے ۔۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

حدیث نمبر ۷: فرمانِ نبوی ہے:

اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا الطَّیِّبَ — بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزگی کو قبول فرماتا ہے۔ (روح البیان ج ۲ ص ۱۹۷)

ان تمام احادیث و روایات سے جو چیز کھل کر سامنے آئی وہ یہ ہے کہ پاکیزگی وطہارت انسان کے لئے فرضیت کا مقام رکھتی ہے ۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ بھی پاکیزہ چیزوں کو ہی قبول فرماتا ہے ۔۔۔ اور یہ بات بھی حق ہے کہ ہر پاکیزہ مزاج انسان ہمیشہ پاکیزہ چیزوں کو پسند کرتا ہے۔

یہودیوں نے سوال کیا: حضرت مولا علی کرّم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمتِ اقدس میں یہودیوں کے دس علماء حاضر ہوئے ۔۔۔ اور انہوں نے آپ سے پوچھا کہ تمہارے خدا نے تمہیں جماع کے بعد غسل کا حکم دیا ہے ۔۔۔ پیشاب اور پاخانہ کے بعد غسل کا حکم کیوں نہیں دیا؟ حالانکہ وہ نطفہ سے زیادہ پلید ہے۔

سرکار علیہ السلام نے فرمایا ۔۔ جب آدم علیہ السلام نے گندم کا دانہ کھایا ۔۔۔ تو اُس کا اثر آپ کے ہر رگ و ریشہ میں پہنچ گیا۔

اسی طرح جب انسان جماع کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کی ہر نس اور ہر بال سے مادۂ تولید خارج ہوتا ہے۔

اس لئے میرے رب نے مجھ پر اور میری امّت پر غسل فرض کر دیا ہے
— تاکہ —

تَطْهِيْرًا وَّ تَكْفِيْرًا وَّ شُكْرًا	پاکیزگی حاصل ہو، کفارہ ادا ہو، اس کا شکریہ ادا ہو۔
(رُوح البیان ج ۲ ص ۳۵۵)	

"مطلب یہ ہے کہ غسل سے صفائی و طہارت حاصل ہو — اور جو قوت زائل ہوئی اس کا کفارہ ادا ہو — اور جو کیف و انبساط حاصل ہُوا اس کا شکریہ اُدا ہو"

خُداوندا غلامانِ محمدؐ کو محبّت دے
دلوں میں شوقِ دیں رکھ دے نگاہوں کو طہارت دے

فضائلِ غسل

قارئینِ کرام !۔۔۔ فضائلِ غسل سے متعلق چند احادیث پیش کی جاتی ہیں، تاکہ اہلِ اسلام غسل کے بارے سستی سے کام نہ لیں۔۔۔ اور اپنے تن بدن کو پاک وصاف رکھیں۔

حدیث نمبر ۸ : حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔۔۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا سے روایت بیان کی ہے۔۔۔ کہ حضور علیہ السلام۔۔۔

كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ	چار وجہ سے غسل فرمایا کرتے تھے۔
مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ	جنابت سے۔۔ جمعہ کے دن۔۔ پچھنے
الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ	لگواتے کے بعد اور میّت کو غسل دینے
وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ [۱]	کے بعد۔

غُسلِ جمعہ

حدیث نمبر ۹ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے۔۔۔ کہ جمعہ کے دن جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ

---

[۱] : سُنن ابوداؤد ص ۵۶ مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان ؛

ارشاد فرما رہے تھے ــــ تو ایک آدمی آیا ــ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔

اَتَحْتَبِسُوْنَ عَنِ الصَّلٰوۃِ ؟	کیا تم نماز سے روک لئے جاتے ہو ؟

اُس شخص نے جواباً عرض کیا کہ (میرے دیر سے آنے کی وجہ یہ ہے) کہ میں نے اذان کی آواز سُنی اور وضو کیا ــ حضرت عمرؓ نے (درمیان میں اس کی بات کو قطع کرتے ہوئے) فرمایا ــ صرف وضو کیا ؟ ــ کیا آپ نے رسولِ خدا کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سُنا۔

اِذَا اَتٰی اَحَدَکُمُ الْجُمُعَۃَ	کہ جب تم میں سے کوئی نمازِ جمعہ کیلئے
فَلْیَغْتَسِلْ ؎۱	آئے اسے چاہیئے کہ غسل کرے۔

حدیث نمبر۱۰ : حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

غُسْلُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ	جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ مسلمان
عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ ؎۲	پر واجب ہے۔

حدیث نمبر۱۱ : ام المؤمنین حضرتِ حفصہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے ــ کہ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔

عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَۃِ وَ	ہر بالغ مسلمان پر جمعہ کے لئے جانا لازمی

؎۱ : ایضاً ص ۵۵ ⁘ ؎۲ : ایضاً ص ۵۶ ⁘

عَلٰی کُلِّ مَنْ رَاحَ اِلَی الْجُمُعَۃِ الْغُسْلُ [1] — ہے، اور جو نمازِ جمعہ کے لئے جائے اس پر غسل لازمی ہے۔

حدیث نمبر ۱۲: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے — اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَ لَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِیَابِہٖ وَمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ کَانَ عِنْدَہٗ [2] — جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، اور اچھے کپڑے پہنے، اور خوشبو لگائی، اگر اس کے پاس خوشبو موجود ہو۔

پھر نمازِ جمعہ کے لئے آئے — اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے — پھر نماز ادا کرے — جب امام خطبہ کے لئے نکل آئے، تو خاموش رہے۔ یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جائے۔

کَانَتْ کَفَّارَۃٌ لِمَا بَیْنَھَا وَبَیْنَ جُمُعَۃِ الَّتِیْ قَبْلَھَا۔ — تو یہ اس جمعہ سے پہلے گزرے ہوئے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

صرف یہی نہیں — جناب ابو ہریرہ فرماتے ہیں۔

وَزِیَادَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ (ایضاً) — بلکہ مزید تین دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

---

[1] [2] : ایضاً ص ٥٦ ؎

حدیث نمبر ۱۳ : حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے سرکار علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ ۔

مَنْ غَسَّلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا [1]

جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور غسل کروایا پھر جلدی گیا، اور جلدی سے گیا اور بغیر سواری کے گیا، اور امام کے قریب ہو کر سنا، اور بے ہودہ بات نہ کی، تو اس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزے رکھنے، اور ایک سال کی راتوں کے قیام کرنے کا ثواب ملے گا۔

خیال رہے۔ کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد ہے۔ کہ جمعہ کا غسل واجب نہیں بلکہ افضل ہے۔ اور بوقتِ ضرورت اس کی تاکید ہے۔

حدیث نمبر ۱۴ : حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ (کہ جمعہ کے دن)

---

[1] : ابوداؤد شریف ص ۵۶ ۔

مَنْ تَوَضَّأَ فَبِهَا وَنِعِمَتْ وَ مَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ اَفْضَلُ [1]

جس نے وضو کیا اور خوب کیا، اور جس نے غسل کیا تو اس میں فضیلت ہے۔

یعنی جمعہ کی نماز کے لئے وضو کرے تو اچھا ہے اگر غسل کرے تو اسکی بہت فضیلت ہے۔

غسل کی اقسام: غسل کی چار قسمیں ہیں۔ فرض ۔ واجب ۔ سُنّت ۔ مُستحب ۔

فرض: جنابت ۔ حیض ۔ اور نفاس کا غسل۔

واجب: میّت کو غسل ۔ یعنی میّت کے لواحقین پر واجب ہے کہ وہ میّت کو غسل دیں۔

سُنّت: ۔ جمعہ کا غسل ۔ عیدین کا ۔ احرام کے وقت ۔ عرفہ کے دن۔

مُستحب: ۔ میّت کو نہلا کر ۔ پچھنے لگوانے کے بعد ۔ اسلام لاتے وقت

غسل کے فرض: غسل کے تین ۳ فرض ہیں۔ یہ مکمل نہ ہوں تو غسل نہیں ہوتا۔

(۱) منہ کا اندرونی حصہ دھونا جہاں تک کہ ممکن ہو ۔ یعنی منہ میں تین مرتبہ پانی ڈالنا ۔ حلقوم کے اوپر والے حصے تک پانی پہنچانا۔ منہ بھر کر کلی کرنا۔

---

[1] : ایضاً ص ۵۷ ؛

غرارے کرنا۔

(۲) ناک کے سوراخوں میں پانی ڈالنا — یعنی ناک کی سخت ہڈی تک تین مرتبہ پانی پہنچا کر — اچھی طرح صاف کرنا۔

(۳) — سارے جسم کا دھونا — یعنی تمام بدن پر تین مرتبہ پانی بہانا —

غسل کی سُنّتیں :

— غسل کی سُنّتیں یہ ہیں — (۱) نیّت کرنا (۲) پہلے دونوں ہاتھوں کا دھونا — تاکہ ان سے بدن پر پانی ڈالا جائے — اگر پہلے ہاتھ ہی پاک نہ ہوں گے تو باقی کیسے پاک رہ سکے گا۔

(۳) شرمگاہ کا دھونا — اس لئے کہ اس کا پلید ہونا یقینی ہے — اور اس پر نجاست کا احتمال ضرور ہے۔

(۴) نجاستِ حقیقیہ کہیں لگی ہو تو اس کو دھو ڈالنا — تاکہ جسم پر پانی بہاتے وقت وہی نجاست پانی کے ساتھ مل کر کہیں سارے جسم پر نہ پھیل جائے۔

(۵) نماز کا سا وضو کرنا — صرف پاؤں غسل سے فارغ ہو کر بعد میں دھوئے جائیں اگر کسی اونچی چیز یعنی چوکی وغیرہ پر پاؤں رکھ کر نہانا ہو تو پھر پہلے دھونے میں کوئی حرَج نہیں — اگر ایسی جگہ نہانا ہو جہاں پانی جمع ہو جاتا ہو تو پاؤں بعد میں دھوئیں — تاکہ وہ مستعمل پانی جو پاؤں پر لگا ہو وہ دُھل جائے۔

(۶) تین بار مکمل طور پر اپنے سارے جسم پر پانی بہانا۔

(۷) پہلے دائیں کندھے پر پانی ڈالنا اور پھر بائیں کندھے پر۔

(۸) بدن کو مَل مَل کے دھونا (۹) پے درپے دھونا۔

غسل کے آداب: غسل کے وقت ان چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(۱) غسل کرتے وقت (برہنہ جسم) قبلہ شریف کی طرف منہ نہ کریں۔
(۲) ایسی جگہ غسل کریں جہاں کوئی نہ دیکھے — ناف سے گھٹنے تک بدن کا — چھپانا ضروری ہے۔
(۳) نہاتے وقت کسی قسم کا کلام نہ کریں — نہ کوئی دُعا پڑھیں۔
(۴) عورتیں بیٹھ کر نہائیں۔
(۵) غسل کے فوراً بعد کپڑے پہن لیں۔
(۶) ضرورت سے زیادہ یا کم پانی استعمال نہ کریں — یہ پانی کی قلت کیصورت — میں ہے۔
(۷) غسل کے بعد کپڑے سے بدن پونچھ لیں۔

غسل کا طریقہ: غسل کا طریقہ جو فقہاء نے قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کیا وہ کچھ اس طرح ہے۔

پہلے غسل کی نیّت کرے — پھر دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئیں — پھر شرمگاہ دھوئیں — اور پھر جسم پر لگی ہوئی نجاست دھوئیں — پھر منہ کا اندرونی حصّہ دھوئیں منہ بھر کے کلی کریں اور تین مرتبہ غرارے کریں — پھر ناک میں پانی ڈالیں اور پانی سخت ہڈی تک پہنچائیں اور چھنگلی سے ناک کا اندرونی حصّہ صاف کریں — یہ عمل تین مرتبہ کریں پھر نماز کا سا وضو کریں۔

اس کے بعد دائیں کندھے پر پانی ڈالیں اور پھر بائیں کندھے پر پانی ڈالیں۔ — اور تمام جسم پر تین مرتبہ پانی بہائیں — اس طرح نہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے وگرنہ غسل نہ اترے گا — آخر میں فارغ ہو کر تمام بدن پر ہاتھ پھیر کر پانی صاف کریں — اور تولیہ یا اور کسی پاک کپڑے سے جسم خشک کرنا بہتر ہے — اگر پہلے پاؤں نہیں دھوئے تو آخر میں پاؤں دھولیں۔

ضروری احتیاط : اگر ناخنوں میں آٹا وغیرہ پھنس کر خشک ہو گیا ہو تو اُسے اُتار کر صاف کریں — ناف کے اندر انگلی پھیر کر تر کریں — اور کانوں کے اندر بھی اُنگلی سے تر کریں — آنکھوں کے اندر جمی ہوئی میل کچیل صاف کر کے اس جگہ کو تر کریں — اگر انگوٹھی پہنی ہو تو اسے ہلا کے اسکے نیچے والی جگہ تر کریں — غرض کہ جسم کا کوئی حصّہ خشک نہ رہ جائے — اگر زخم کے اوپر پٹی وغیرہ باندھی ہو تو اس پر مسح کر لیں — یہی حکم زخم کا ہے۔

غسل کے طبّی اور رُوحانی فوائد : خیال رہے کہ غسل کے بہت سے طبّی — دینی اور روحانی فائدے ہیں۔

(۱) کافروں کی مخالفت — کہ وہ جنبی ہونے پر بھی غسل نہیں کرتے۔

(۲) میل کچیل اور نجاست دُور ہوتی ہے۔

(۳) بے کار و خراب بخارات — جو بہت سی گندی جسمانی بیماریوں کا سبب بنتے ہیں — وُہ غسل سے ختم ہو جاتے ہیں — طبیعت میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔

(۴) طبعی خواہشات کی حرارت کو تسکین نصیب ہوتی ہے۔

پاکیزگی کی قسمیں: شیخ حقیؒ اپنی تفسیر میں شیخ نیشاپوریؒ کے حوالے سے رقمطراز ہیں۔ کہ طہارت و پاکیزگی کی بہت سی قسمیں ہیں، فرماتے ہیں

(۱) دل کا دھونا۔ کہ وہ ماسوی اللہ سے منہ پھیر لے۔

(۲) وَطَهَارَةُ السِّرِّ ۔ اَلْمُشَاهَدَةُ ۔ باطن کا دھونا تاکہ مشاہدۂ حق ہو جائے۔

(۳) طَهَارَةُ الصَّدْرِ، ——— سینہ کی طہارت یہ ہے کہ

اَلرَّجَاءِ وَالْقَنَاعَةُ، ——— امید کو ختم کرنا اور قناعت اختیار کرنا۔

(۴) طَهَارَةُ الرُّوْحِ ——— رُوح کی طہارت

اَلْحَيَاءُ وَالْهَيْبَةُ ——— حیا اور ہیبت ہے۔

(۵) طَهَارَةُ الْبَطْنِ ——— پیٹ کی طہارت

اَكْلُ الْحَلَالِ وَالْعِفَّةُ ——— رزق حلال کھانا اور

عَنْ اَكْلِ الْحَرَامِ وَالشُّبُهَاتِ ——— حرام اور مشکوک چیز سے پرہیز کرنا۔

(۶) طَهَارَةُ الْبَدَنِ ——— بدن کی طہارت

تَرْكُ الشَّهَوَاتِ وَاِزَالَةُ الْاَدْنَاسِ ——— خواہشاتِ نفسانی کا ترک کرنا۔ اور میل کچیل دور کرنا۔

(۷) طَهَارَةُ الْيَدَيْنِ ——— ہاتھوں کی طہارت۔

اَلْوَرَعُ وَالْاِجْتِهَادُ ——— پرہیزگاری اور کسبِ حلال کی کوشش

(۸) طَهَارَةُ اللِّسَانِ ——— زبان کی طہارت

اَلذِّکْرُ وَالْاِسْتِغْفَارُ ــــــ ذکرِالٰہی اور استغفار کرنا۔

(تفسیر روح البیان ج ۲ ص ۳۵۵)

حدیث نمبر ۱۵: حدیثِ نبوی ہے :

ثَلَاثَۃٌ لَا تَقْرِبُھُمُ الْمَلَآئِکَۃُ ــــــ فرشتے تین انسانوں کے قریب نہیں جاتے

جِیْفَۃُ الْکَافِرِ ــــــ کافر کا لاش۔

وَالْمُتَضَمِّخِ بِالْخَلُوْفِ ــــــ وہ عورت جو خلوف[ع] لگائے

وَالْجُنُبِ اِلَّآ اَنْ یَّتَوَضَّأَ ــــــ جنبی مرد یا عورت جب تک وہ وضوء نہ کریں۔

(ایضاً ص ۳۵۴)

چونکہ فرشتے پاک و طاہر مخلوق ہیں اور وہ طیب و طاہر ربّ کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں۔ اسلئے ایسے لوگوں کی طرف ہی آتے ہیں جو اس معیار پر پورے اترتے ہوں۔ اسی لئے اسلام پاکیزگی اور طہارت پر زیادہ زور دیتا ہے۔ اور یہاں تک فرمادیا کہ۔

اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ [۱] پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

ھٰذا کلہ ما عندنا واللّٰہ ورسولہ اعلم بالصواب

نیاز آگیں:

سیّد خضر حسین نصر چشتی

ع ایسی خوشبو کو کہتے ہیں جو بدل کر بدبو بن جائے۔

[۱]: انوار الحدیث صہ ۱۳۲ بحوالہ مسلم شریف مطبوعہ شبیر برادرز لاہور۔

۸۷،
۹۷،
۹۲

شفاعتِ رسُول

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

پیر سیّد خضر حسین چشتی

ناشر:
مکتبۂ جمالِ کرم
دکان نمبر ۹۔ مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور